به حیثیت مترجم ریاض الصالحین

فضیلۃ الاستاد مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ

ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی فاضل مدینہ یونیورسٹی

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

امام موصوف ایک بلند پایہ علمی شخصیت اور علم و فضل کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔اہل علم نے آپ کو الامام ''الحافظ'' شیخ الاسلام اور ''محی الدین' جیسے عظیم القابات سے موصوف کیا ہے۔ آپ کی کنیت ابوزکریا'' اور پورا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام ہے۔آپ کی ولادت جس بستی میں ہوئی اس کا نام ''نوی'' ہے اس کی طرف انتساب کی وجہ سے آپ کو ''نووی'' یا نواوی'' کہا جاتا ہے۔آپ علمی دنیا میں اسی نسبت سے زیادہ معروف ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے حدیث کی مشہور کتاب ''صحیح مسلم'' کی ایک مبسوط شرح مرتب فرمائی جس کا نام المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج ہے۔

شروح صحیح مسلم میں آپ کی اس شرح کو جو قبول عام نصیب ہوا۔وہ کسی دوسری شرح کے حصے میں نہیں آیا۔دنیا بھر میں صحیح مسلم کی متداول معروف اور عام دستیاب ہونے والی شرح آپ ہی کی ہے۔صحیح مسلم کے اکثر نسخے اس شرح سے مزین ہیں و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔آپ بلاشبہ یگانہ روزگار محدث اور بلند پایہ فقیہ تھے۔

ریاض الصالحین

امام موصوف نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ان میں سے ایک کتاب ''ریاض الصالحین'' بھی ہے یہ نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے آپ نے اپنی اس کتاب کو اس قدر عرق ریزی کے ساتھ مرتب فرمایا ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات کے لئے قرآن وسنت سے راہ نمائی اور شرعی ہدایات پیش کی گئی ہیں۔اس کتاب میں 372 عنوانات یعنی ابواب کے تحت

1898 احادیث جمع فرمائی ہیں۔

اس میں آپ کا انداز یہ رہا ہے کہ ہر باب کے آغاز میں متعلقہ عنوان سے تعلق رکھنے والی آیات اور بعد ازاں اسی موضوع سے متعلقہ احادیث خاص ترتیب سے ذکر فرمائی ہیں۔ اس طرح اس کتاب کو قرآن و حدیث کے دل نواز مرقع اور روح پرور مجموعے کی حیثیت حاصل ہے۔

تعمیر اخلاق اور اصلاح کردار کے سلسلے میں اہل دل علماء شروع سے اس کتاب کے مطالعے کی سفارش اور اس سے استفادے کی ترغیب دلاتے آئے ہیں۔ یہ ایک ایسا جامع ضابطہ حیات ہے کہ جس کے مندرجات کی روشنی میں انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ کر کے اللہ رب العالمین کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بن سکتا ہے

یہ تعلیمات اسلامیہ کا ایسا حسین وجمیل مرقع ہے جس میں حسن اخلاق کی خوش بو بھی ہے اور حسن تعامل کی مہک بھی' شب و روز کے معمولات کی راہ نمائی بھی ہے اور حسن معاشرت کے زریں اصول وضوابط بھی۔ یعنی کتاب کا اصل موضوع انسانیت کی اصلاح وتربیت اور اخلاقی راہ نمائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کو دینی کتب میں امتیازی حیثیت حاصل ہے کبار اہل علم اس سے استفادہ کرتے ہوئے درس قرآن وسنت ارشاد فرماتے اور خطباء عظام خطبے اور وعظ ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ریاض الصالحین

امام نووی کی تالیف کردہ کتب میں ریاض الصالحین کو اس قدر مقبولیت ملی کہ اس کے زمانہ تالیف سے لے کر آج تک عوام وخواص برابر اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اس کی اہمیت و جامعیت کی بنا پر عربی زبان میں اس کی بہت سی شروع اور اردو میں بھی اس کے متعدد تراجم کیے گئے ہیں۔

ان میں سے ایک ترجمہ ہمارے ممدوح مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کا بھی ہے اس ترجمے کی عمدگی' ثقاہت اور سلاست کے لئے بھٹی صاحب کا نام ہی کافی ہے۔

آں محترم دین کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے اپنے دور کے کبار اور جہابذہ وجہاں دیدہ اہل علم کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کر کے اسلامی تعلیمات اور متعلقہ فنون کی علمی

میراث سے اپنے کشکول کو لبالب بھرا۔ کسی بھی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کے لئے بنیادی لازمہ ہے کہ مترجم کو دونوں زبانوں پر مکمل عبور ہو وہ ان کی باریکیوں اور لطافت سے پوری طرح آگاہ ہو۔

بھٹی صاحب میں یہ تمام خوبیاں اللہ کے فضل وکرم سے بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ آپ دینی علوم وفنون سے مالا مال' عربی زبان وادب کے ماہر اور اردو کی فصاحت وبلاغت کے شناور تھے۔

آپ بے ساختہ' وبے تکان مسلسل ترجمہ کرتے چلے جاتے' زیادہ مشکل اور نامانوس الفاظ سے کلام کو ثقیل نہ کرے۔

(1) آپ نے ترجمے میں یہ التزام کیا ہے کہ کتاب کے ہر صفحے کو دو کالموں میں تقسیم کر کے ایک کالم میں عربی عبارات اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے۔

(2) طباعت کے جدید انداز کی رعایت سے احادیث کی ترقیم (یعنی نمبرنگ) کی گئی ہے۔

(3) اور پوری کتاب میں جا بجا ''تشریح'' کے زیر عنوان احادیث سے مستنبط ہونے والے مسائل واحکام مختصر اور جامع انداز سے ذکر فرمائے ہیں۔

بھٹی صاحب ماشاء اللہ الفاظ حدیث کے سیاق وسباق سے ایسا اچھوتا استنباط فرماتے ہیں کہ عام طور پر شارحین اس طرف توجہ نہیں فرما سکے۔ قارئین کی ضیافت طبع اور محترم بھٹی صاحب کے علمی افادات کے طور پر ان کی بعض تشریحات پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر 28 اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور اس کی شدت کا بیان ہے کہ آپ کی بیماری کی شدت اور غلبے کو دیکھ کر سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا برداشت نہ کر سکیں تو کہا واکرب ابتاہ ہائے میرے بابا جان کی تکلیف کی شدت۔ الخ

اس کے بعد ''تشریح'' کے ضمن میں بھٹی صاحب رقمطراز ہیں۔

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد عالی مرتبت کی وفات پر نالہ وشیون نہیں کیا البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارتحال کے موقعہ پر جو بے چینی ہو رہی تھی اس کا اظہار فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 58 یہاں امام نووی ؒ نے وہ مشہور حدیث ذکر کی ہے جو اہل علم دین کے

ہاں حدیث جبریل کے نام سے معروف وموسوم ہے اس حدیث کا ترجمہ اوراس کے بعد تشریح کے ضمن میں بھٹی صاحب رقم طراز ہیں۔"پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوال کرنے والے کو کس اسلوب میں سوال کرنا چاہیے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ خاص کر علم دین حاصل کرنے والوں کو صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے۔"

حدیث نمبر 75 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے (صحیح مسلم)

تشریح:۔ اس حدیث کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ وہ حصول رزق میں اس طرح اللہ پر بھروسا کرتے ہیں جس طرح پرندے کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 104 ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمیؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اوراصحاب صفہ میں سے ہیں' روایت کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے پانی اور جس چیز کی آپ کو ضرورت پڑتی پیش کیا کرتا تھا ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا' جو کچھ مانگنا چاہو مانگ لو۔ میں نے عرض کیا' جنت میں آپ کی رفاقت کا متمنی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا اس کے علاوہ بھی کسی اور چیز کی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بس یہی سعادت مطلوب ہے۔

آپ نے فرمایا' تم بکثرت سجدوں کے ساتھ یعنی زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھ کر اپنی تمنا پوری کرنے کے لئے میری مدد کرو۔ (صحیح مسلم)

تشریح بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ یعنی تم زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھو اور اللہ کے حضور سجدہ ریز رہو۔ اس طرح تمہارے اعمال بہتر ہوں گے تو تمہاری خواہش پوری ہوگی۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا۔ کہ تمہاری یہ خواہش پوری ہو۔ لیکن نوافل پڑھ کر قبولیت دعا کے لئے تم میری مدد کرو۔

قارئین! بھٹی صاحب کے الفاظ میں حدیث کا ترجمہ اور تشریح ایک بار پھر پڑھ کر

دیکھیں۔ کس قدر سادہ اور عمدہ ترجمہ اور شان دار تشریح رقم فرمائی ہے۔جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا

ریاض الصالحین؛ کے آخر میں امام نوویؒ نے جنت اوراس کی نعمتوں کی تفصیلات اور دیدار الٰہی سے متعلق احادیث ذکر کرنے کے بعد کتاب کی تکمیل کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ؛. ان الذین آمنو وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم تجری من تحتھم الانھار فی جنات النعیم' دعواھم فیھا سبحان ک اللھم و تحیتھم فیھا سلام و آخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین.(یونس 10,9/10)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اورانھوں نے نیک عمل کئے ان کا رب ان کو ایمان سے مشرف ہونے کی وجہ سے نجات وسعادت کا راستہ دکھائے گا۔ آسائش کے باغوں میں ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ وہاں بے ساختہ ''سبحان اللہ'' کے کلمات پکاریں گے۔اور وہاں ان کی باہمی دعائے خیر ''سلام'' ہوگی۔

اوران کی دعا کے آخری الفاظ ''الحمد للہ رب العالمین'' ہوں گے یعنی تمام حمد وثناء اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

تشریح بھٹی صاحب رقم طراز ہیں؛

کتاب کے آخر میں حضرت مصنف (امام نووی) رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح حدیث شریف اس مفہوم کی درج فرمائی ہے جس سے بارگاہ الٰہی میں بہتر انجام اور خاتمہ بالخیر کی تمنا کا اظہار ہے۔ اسی طرح کتاب کے آخر میں آیت مبارکہ بھی وہی درج کی ہے جو اسی مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔یعنی جنت کی طلب اوراس کے حصول کی خواہش یہی مومن کا مقصود اصلی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے عالی قدر مصنف (امام نوویؒ) کے ساتھ اس کتاب کے مترجم ومحشی اور ناشر کا بھی خاتمہ بالخیر کرے' سب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے دیدار کی نعمت سے نوازے۔ (آمین یارب العالمین)